140072 ـ خاوند نے بیوی کو طلاق کے مقابلہ میں اپنے حقوق سے دستبردار ہونے پر مجبور کیا اور دو ہفتوں کے بعد فوت ہو گیا

سوال

میرے والد نے میری والدہ کو طلاق دینے کے بعد ایك عورت سے شادی كی، اور جب والد شدید بیمار ہوئے تو اس عورت نے طلاق كا مطالبہ كر دیا كہ تین برس تك یہ شخص حقوق زوجیت ادا كرنے كے قابل نہیں تھا اس لیے اس نے طلاق كا مطالبہ كر دیا كیونكہ وہ ایك اپاہچ شخص كے ساتھ رہنے سے تنگ آ چكی تھی.
لیكن میرے والد نے اسے طلاق دینے سے انكار كر دیا، لیكن اگر وہ اپنے سارے حقوق سے دستبردار ہو جائے تو طلاق ہو سكتی ہے، اور اس عورت نے اس پر اتفاق كر لیا كہ وہ اپنے سارے حقوق چھوڑتی ہے اسے طلاق دی جائے، كیونكہ اس كا بدل تو یہی تھا یا تو وہ اس كے ساتھ ہی رہے، یا پھر عدالت میں جائے تا كہ وہ یہ ثابت كر سكے كہ اسے ضرر ہو رہا ہے اور وہ طلاق چاہتی ہے، اور اس طرح اس كے سارے حقوق محفوظ ہو جائیں گے، لیكن اس نے والد كے دباؤ پر اپنے سارے حقوق سے دستبردار ہو كر طلاق لینے پر رضامندی ظاہر كر دی اور اس طرح طلاق ہو گئی.
اور طلاق كے دو ہفتے بعد میرے والد فوت ہو گئے تو كیا سابقہ بیوی كے كچھ حقوق ہیں ؟ یہ علم میں رہے كہ یہ طلاق رجعی نہیں تھی یعنی میرے والد صاحب اس سے رجوع نہیں كر سكتے بلكہ نیا نكاح ہی ہو سكتا تھا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جب آدمی بیمار ہو جائے اور حقوق زوجیت كی ادائیگی سے عاجز ہو جائے تو اس كی بیوی كے لیے عقد نكاح فسخ كرنے كا حق ثابت ہو جاتا ہے، اور اس صورت میں بیوی كو سارے حقوق ملیں گے، كیونكہ اس حالت میں فسخ نكاح كا سبب خاوند ہے نہ كہ بیوی.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" بیوی سے وطئ نہ كرنے سے بیوی كو حصول ضرر ہر حالت میں فسخ نكاح كا مقتضی ہے چاہے یہ خاوند كے قصد سے یا بغیر قصد كے، اور چاہے اس كی قدرت یا عاجز ہونے كے ساتھ ہو مثلا نفقہ " انتہی

دیكھیں: الفتاوی الكبری (5 / 481 ـ 482).

اس سلسلہ میں اختلاف ذکر کرنے کے بعد شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" صحیح وہی ہے جو شیخ نے کہا ہے؛ کیونکہ اکثر عورتیں اپنے خاوند کے ساتھ معاشرت کرنا چاہتی ہیں، اور وہ مال سے زیادہ اولاد چاہتی ہیں، ان امور میں اسے مال اہم نہیں ہوتا... اس لیے صحیح وہی ہے جو شیخ رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ جب خاوند بیماری کی وجہ سے وطئ کرنے سے عاجز ہو اور بیوی نے فسخ نکاح کا مطالبہ کیا تو نکاح فسخ کیا جائیگا.

لیکن اگر یہ بیماری ایسی ہو کہ اس کا علاج ہو سکتا ہے یا پھر ظن غالب ہو کہ علاج معالجہ سے یہ بیماری جاتی رہے گی یا حالت کے اختلاف کی بنا پر تو پھر بیوی کو فسخ نکاح کا حق حاصل نہیں ہوگا؛ کیونکہ اس بیماری کے زائل ہونے کا انتظار کیا جائیگا " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (12 / 154).

اور العدوی المالکی اپنے حاشیۃ میں لکھتے ہیں:

" طلاق پر پانچ احکام لاگو ہوتے ہیں: اباحت، اور مندوب اور کراہت اور حرام اور وجوب.

واجب اس طرح ہو گی کہ طلاق نہ دینے کی صورت میں عورت کو ضرر لازم آتا ہو، مثلا اس پر خرچ کرنے والا کوئی نہ ہو، یا پھر وطئ سے عاجز ہو اور اس کے ساتھ عورت کی عدم رضا ہو .. انتہی

دیکھیں: حاشیۃ العدوی (2 / 80).

اس بنا پر اگر بیوی نے ضرر کی بنا پر طلاق طلب کی تھی کہ اس کا خاود اس کے حقوق معاشرت ادا کرنے کی قدرت نہیں رکھتا تھا تو اسے یہ حق حاصل ہے، اور اس حالت میں خاوند کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس کو طلاق کے مقابلہ میں اپنے حقوق سے دستبردار ہونے پر مجبور کرے.

لیکن اگر اس نے اس لیے طلاق طلب کی ہے کہ وہ ایك بوڑھے شخص کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی، اس لیے نہیں کہ اسے کوئی ضرر اور نقصان ہو رہا کہ معاشرت نہ ہو تو ضرر ہوگا تو اس صورت میں خاوند کو حق حاصل ہے کہ وہ اس سے مال لے یا پھر طلاق کے مقابلہ میں اسے سارے حقوق سے دستبردار ہونے کا مطالبہ کرے، اور اسے خلع کے نام سے پہچانا جاتا ہے"

اس لیے آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے والد کی بیوی کے حال کو دیکھیں اگر تو اس نے پہلے سبب کی بنا پر طلاق طلب کی ہے تو اس کے سارے حقوق ثابت ہونگے، اور انہیں واپس کرنا واجب ہے.

اور اگر اس نے دوسرے سبب کی بنا پر طلاق طلب کی ہے تو جو کچھ ہوا ہے وہ صحیح ہے.

واللہ اعلم .